بول چال

جانشینِ امیر شریعت حضرت مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاری رحمہ اللّٰہ

ادب اور ادیب

حالیہ اشاعت سے ہم ایک نئے سلسلے کا آغاز کر رہے ہیں۔

جانشینِ امیر شریعت حضرت سید ابوذر بخاری رحمہ اللہ نے ۲۸ ربیع الآخر ۱۳۶۸ھ - ۲۶ فروری ۱۹۴۹ء ملتان میں اپنی صحافتی زندگی کا آغاز کیا تو اپنے رفقاء فکر کو اکٹھا کر کے ادبی تنظیم "نادیۃ الادب الاسلامی" کی بنیاد رکھی۔ ماہانہ شعری و ادبی اجلاس ہوتے اور ادباء اپنی نگارشات پیش کرتے۔

پھر ایک دینی ادبی رسالہ ماہنامہ "مستقبل" کے عنوان سے نکالا۔ تو اس نے شعر و ادب کی دنیا میں پوری جرأتِ ایمانی کے ساتھ اپنا وجود منوایا۔

حضرت ابوذر بخاری "بوچال" اور "دیکھ بھال" کے عنوانات کے تحت اس میں مستقل لکھتے۔ "مستقبل" میں شعر، ادب، نعت، نظم، غزل، افسانہ، تنقید، تحقیق، تاریخ، سیاست غرض سب کچھ ہوتا اور بہت معیاری تحریریں شامل ہوتیں۔

ادبی دنیا پر سکہ بند بے دین اور ملحد چھائے ہوئے تھے اور انہوں نے شعر و ادب کو اپنی لونڈی سمجھ رکھا تھا۔ وہ اپنی تحریروں کے ذریعے گمراہی و ضلالت پھیلا رہے تھے۔ اس ماحول میں ایک عالم دین پوری جرأت و استقامت کے ساتھ اٹھا اور تمام اصناف سخن میں ان کا دندان شکن جواب دیا۔ سید ابوذر بخاری رحمہ اللہ کی انہی یادگار تحریروں کا انتخاب نقیب ختم نبوت کی آئندہ اشاعتوں میں آپ مستقل پڑھا کریں گے۔ (ان شاء اللہ)

۲۴ - اکتوبر کو حضرت ابوذر بخاری کو ہم سے رخصت ہوئے چار سال بیت گئے ہیں۔ ہم انہی کی تحریروں سے اپنی یادوں کو معطر کر رہے ہیں۔

ذیل میں "مستقبل" کے پہلے شمارہ کی "بول چال" سے انتخاب پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ تحریر رجب ۱۳۶۸ھ کی ہے جو رمضان ۱۳۶۸ھ کے شمارہ میں شائع ہوئی...... (مدیر)

احساسات و جذبات کی آخری حد کوئی نہیں۔ متعینہ راہیں اور یقین منزل کی جامعیت ہی وسعت و وارفتگی شوق و جستجو کے لئے ایک جچا تلا معیار مقرر کرتے ہیں۔ اس عہد ارزاں فروش آدمیت میں یوں تو کوئی جنس بھی قبول و ستائش اور تشکر و امتنان کی حقیقت سے آشنا نہیں ہو سکی ہے لیکن جس کساد بازاری کا طغریٰ امتیاز ادب و انشاء نے حاصل کیا ہے اس کی مثال معلوم کرنا بھی کوہ کندن سے کم نہیں۔

ادب:۔ فطرت کا نمائندہ اور پیامبر ہے۔
ادب:۔ آدمیت کا معلم و ہادی ہے۔
ادب:۔ صفات انسانیہ میں سر فہرست ہے۔
ادب:۔ تربیت اخلاق کا اصل الاصول جوہر ہے۔
ادب:۔ تخلیۂ رذائل و تحلیۂ فضائل کی کلید ہے۔
ادب:۔ تعمیر و اجتہاد فکر کی کسوٹی ہے۔
ادب:۔ انقلاب و تجدید کا مبلغ ہے۔
ادب:۔ ولایت و نبوت کی رداء زینت ہے۔
ادب:۔ عقل و الہام کی حد فاصل ہے۔
ادب:۔ نجات و فلاح کا دائم درخشاں مستقبل ہے
ادب:۔ ابدی سکون و قرار کی جہاں تابیوں کا امانت دار سویرا ہے۔

اس مختصر تحریر میں مقصد متعین، موضوع واضح اور غایت مشرح ہے جس سے نئی ضرورت کا احساس

صاف ابھرا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ آجکل قلم فروش ادباء کے چھلکے بکثرت کھل چکے ہیں۔ چند سکوں پر ضمیر فروخت کر کے حق و دیانت سے اغماض کر لینا، الحاد و باطل کی پیروی میں منہمک ہو کر مخلوق خدا کی گمراہی و ضلالت کی راہیں ہموار کرنا آزادی، ہمہ گیری، جمہوریت اور ترقی کے نام پر مادر پدر آزاد زندگی کے لئے استدلال فراہم کرنا، فواحش و منکرات کے جواز و اثبات میں آیات و احادیث کی کھلی تحریف و تغییر کا ارتکاب، زندقہ آمیز طرز نگارش کے ضمن میں دین وملت کا استہزاء، خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر آمریت و تحکم کی اتہام بازی اور دہریت و لادینی کی تبلیغ، ان بے حمیت و بے غیرت مزد خواران سرخ و سپید کے نزدیک انسانیت کی سب سے بڑی خدمت ہے۔ الحمدللہ ثم الحمد للہ کہ اس بزم (۱) میں آنے والے ان تمام ملوثات سے پاک ہیں۔ ان کے اذھان، نور ایقان و ضیاء ایمان سے مستنیر ہیں۔ ان کے قلوب، اعتقاد حق وصداقت کی برکات سے معمور ہیں۔ ان کے قلم، ان کے دل کی طرح مسلمان ہیں۔ ان کی صلاحیت تقریر و تحریر مدافعت دین قیم کے لئے وقف ہو چکی ہے۔ ان کی زندگی کا ہر شعبہ احقاق حق وابطال باطل کے لئے مرہون ہو چکا ہے۔ اور ودان صلوتی و نسکی و محیای ومماتی للہ رب العلمین ہ کا سراپائے مثالی بننے کا عزم مستمم کر چکے ہیں۔ ان کے غیاب و حضور۔ جلوت و خلوت کی یہی پکار ہے کہ اے قادر مطلق، اے کاتب تحریر فطرت، ہمارے ہاتھوں میں اتنی سکت اور قلم میں اتنا اعتماد پیدا کر کہ وہ رہ صدق و دیانت سے لغزش نہ کھا سکیں۔ ہماری تحریر میں وہ تبیان و وضاحت ودیعت فرما جو دجل و باطل کی آنکھیں خیرہ کر دے اور کفر و اضلال کی وحشت ظلمات میں آوارہ و سرگرداں مخلوق کی ہدایت الی الحق کے لئے اسے مشعل نور و چراغ راہ بنا۔ اے لوح و قلم کے خالق، اے صغیر و کبیر کی تسطیر پر نگہداری کرنے والے رب حفیظ و مقتدر۔ ہمارے عزائم میں ثبات، اقدام میں استقامت، قلوب میں صبر و تحمل، اذھان میں نور استدلال، اعتقاد میں رسوخ و اعماد، اور افکار میں صراحت رحمت فرما۔ اے رب قدیر، ہمارے خطیئات کو توفیق الی العمل کے ذریعہ حسنات سے تبدیل فرما۔ ہمیں اپنے کردار میں وہ ضبط و اتقان نصیب کر کہ ہم تیرے پیام کی تبلیغ میں ندامت و خجالت نہ اٹھائیں۔ اس دور طاغوت و الحاد، اس عہد ضلالت و غوایت میں اتباع اسوۂ فخر دو عالم، ورند سید ولد آدم، نبی خاتم، صلی اللہ علیہ وسلم کی توفیق عطاء فرما۔ اور اپنے مقبولین کی پیروی کا طغرئ افتخار نصیب فرما۔ دین حق کی عظمت کو پھر دو بالا کر اور اپنے معجز کلام کی ہدایت کو پھر عالم پر محیط کر دے۔ تاکہ یہ سسکتی ہوئی مخلوق، یہ دم توڑتی ہوئی انسانیت، یہ ستم زدہ آدمیت، اپنے ذنوب و سیئات کی دردناک سزا بھگتنے سے، محفوظ ہو کر تیری رحمت کاملہ کی مستحق بن سکے۔

رب مجیب ہماری ان بیقراء ادعیہ کو شرف قبول و استیجاب نصیب فرما۔ (آمین)

سید ابوذر بخاری

مہتمم نادیۃ الادب الاسلامی ۲۵، رجب ۱۳۶۸ھ ملتان

(۱) "نادیۃ الادب الاسلامی"